



سوال

(885) قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا وتروں کی دعا قنوت میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانا بعض سلف صالحین سے ثابت ہے۔ امام محمد بن نصر مروزی نے اپنی تصنیف ”قیام اللیل“ میں باقاعدہ عنوان قائم کیا ہے: ”باب رفع الایدی فی القنوت“ پھر اس کے تحت آٹھارہ اقوال نقل کیے ہیں، جو ”رفع الایدی“ (ہاتھ اٹھانے) پر نص ہیں اور صاحب ”المرعاة“ فرماتے ہیں، ان آٹھارہ پر عمل کرتے ہوئے ”قنوت وتر“ میں ہاتھ اٹھانا جائز ہیں۔ جس طرح کہ وتروں کے ماسوا ”قنوت نازلہ“ میں ہاتھ اٹھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ہمارے شیخ الشیوخ حسین بن محسن انصاری ”مجموعہ فتاویٰ“ (ص: ۱۶۰) میں رقمطراز ہیں۔

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ”قنوت“ میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ پس ”قنوت وتر“ بھی اس کی مثل ہے۔ دونوں قنوتوں میں کوئی فرق نہیں اس لیے کہ دونوں دعائیں۔“

اسی بناء پر قاضی ابویوسف نے کہا ہے، کہ نمازی اپنے دونوں ہاتھوں کو قنوت وتر میں سینے تک اٹھائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرے۔ طحاوی اور کرخی نے اسی مسلک کو پسند کیا ہے۔ شامی نے کہا ہے، کہ ظاہر یہ ہے، کہ اس روایت کی بناء پر ہمہ تن پوری دعائیں ہاتھ اٹھائے رکھے۔ انتہی۔

حاصل اس کا یہ ہے، کہ ”قنوت وتر“ میں ”رفع یدین“ حضرت ابن مسعود، حضرت عمر، حضرت انس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے فعل سے ثابت ہے۔ جس طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”التلخیص“ میں ذکر کیا ہے۔ ان لوگوں کی اقتداء ہمیں کافی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے علاوہ ثابت ہے۔ (مرعاة المفاتیح، ۲/۲۱۹)

واضح ہو کہ حنفی ائمہ قاضی ابویوسف، طحاوی، کرخی وغیرہ کی مذکورہ تصریحات سے معلوم ہوا، کہ وتر کی دعا ”قنوت“ میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ اس لیے حنفیوں کو اس سے انکار کی چنداں گنجائش نہیں۔ مزید آنکہ اس کا اثبات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی وارد ہے، جن پر حنفی فقہ کی بنیاد ہے۔ گویا کہ اس کا انکار حنفی فقہ کے اصل کی نفی کرنا ہے۔

پھر یہی بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ جن کے متعلق حنفیہ بڑے شہوہ سے مسئلہ ”بیس تراویح“ میں (بفرض صحت) فعل عمر رضی اللہ عنہ کو حجت تسلیم کرتے ہوئے تائید میں حدیث



(علیکم بسنتی و سنتی الخلفاء الراشدين نسنن ابن ماجہ، باب اتباع سنتی الخلفاء الراشدين المہدیین، رقم: ۳۲) پیش کیا کرتے ہیں۔ مقام غور ہے، کہ اس قاعدے کا انطباق توزیر بحث مسئلہ پر بھی ہوتا ہے۔ پھر اس سے انکار کیوں؟ امید ہے جذبات کی رو سے بالاتر ہو کر حنفیہ موضوع بحث مسئلہ پر غور فرمائیں گے۔

جہاں تک اصل مسئلہ کا تعلق ہے، سو اس بارے عرض ہے، کہ مذکورہ آثار کی بناء پر اگر کوئی شخص وتر کی دعا قنوت میں ہاتھ اٹھالے تو جائز ہے اور اگر کوئی نہ اٹھالے، تو اس پر بھی نکیر نہیں۔

مسئلہ ہذا میں دونوں پہلوؤں پر عمل کرنا درست ہے۔ جسے کوئی چاہے اختیار کرے، اگرچہ جانب رجحان عدم رفع ہے۔ (وا اعلم بالصواب وعلہ آتم)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 746

محدث فتویٰ